نمبر ۲۰ جلد ۱۲

منشور محمدی

۱۲۹۹ ہجری ص

مطبوعہ ۱۵ رجب المرجب

زمانہ رسولاں سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توریتہ ہم انجیل برافتد زبجیل	چون گشت علم راست منشور محمدؐ

مثنوی عیش

متوجب حمد وہ خدا ہے	جو خسرو کشورِ بقا ہے	جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے	خورشید عرب مدعجم ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے	سلطان قلمرو ابد ہے	وہ افسر فرق انبیا ہے	محبوب جناب کبریا ہے
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق	شاہنشہ کشور نبوت	آرایش مسند شریعت
خلاق زمین و آسمان ہے	وہ غارس باغ کن فکاہی	سب پر شرف نبی عیان ہے	وہ علت غائی جہان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے	اتھارہ ہزار عالم اوس کے	ای خامۂ عیش لکھ بانصاف	منشور محمدی کے اوصاف
قندیل فلک بوجہ احسن	شمع مہ و مہر ہے روشن	جب سے نکلا یہ رشک گلزار	نظر دن سے گرے جہان کے اجار
شاہنشہ ملک بے مثالی	محبوب حریم لایزالی	جو فضل و شرف اوسے بجا ہے	ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے	نور برخ دلپذیر اسلام	ماحیٔ ملل ظہر اسلام
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز میں رکھی ہے	شمس الاخبار آسمان پر ق	ہے پیش مسیح نیک اختر
افعال حکیم لایزالے	ہوتی نہیں مصلحت سے خالی	کرتا ہے تقلب زار دنیا شاد	منشور محمدی کی فریاد
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک	ارشاد نبی ہی ماعرفناک	چھپتے ہیں صحیح سب کو ایف	بے شبہ ہے افسر صحایف
جب نعت نبی کا وقت آیا	خامے نے ادب سے سر جھکایا	عمدہ جز ہیں نفیس مضمون	ہر لفظ ہی رشک در مکنون
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہے بشان ما رمیت اذ رمیت	ہر سال روپیہ پانچ جودے	اس گوہر بے بہا کو دے لے
ای صل علی رسول مجد	سردار پیمبران محمدؐ	پر شرط ہی پیشگی کی ای یار	مابعد سے کچھ نہیں سروکار
	اس نظم کو کر چکا جب ارقام	سال و مہ و روز و شب الٰہی	ہوا سکو بہت بڑی ترقی
		توقیع محمدی رکھا نام	

رسید نذر

مہتمم مشکور ہی ان عنایت فرماؤن کا جنہون نے از راہِ الطاف مندرجۂ ذیل قیمت اخبار روانہ فرمایا -

جناب نواب صدر الاسلام خانصاحب بہادر معتمد صدر المہام عـــہ
از حیدرآباد دکن -

جناب جانی میان صاحب ساکن رانڈیر ۳ ر ہے

جناب ابراہیم صاحب بن لطف اللہ صاحب پرکار ساکن بانکوٹ عـــہ

جناب میر خیرات علیصاحب نیشو ڈاکٹر ساکن نگری تنگ ۱۰ حمہ

جناب جمعدار شیخ مدار صاحب ساکن بمبئی عـــہ

جناب ڈاکٹر کرامت اللہ صاحب ساکن جھانسی عـــہ

جناب محمود میان صاحب خواہرزادہ شیخ محمد چاند ساکن بمبئی - سے

جناب محمد اعظم صاحب ساکن دہلی عـــہ ۸ ر

جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب گولا گہاٹ حمہ

جناب حافظ عبد الرشید صاحب بمبئی حمہ

جناب قاضی عبد اللطیف صاحب بمعرفت جناب محمد ہاشم صاحب ایجنٹ منشور محمدی - ۴ ر للعہ

جناب حاجی عثمان بن حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب بمعرفت

ایضاً لو

جناب منشی عبد المجید صاحب رای بریلی سے

جناب مرزا مغل بیگ صاحب نیشو ڈاکٹر ساکن بھتہ اوہ حمہ

جناب صوبیدار میجر عبد العزیز خانصاحب ترچناپلی حمہ

جناب منشی محمد یسین صاحب ساکن موگا عـــہ ۱۳ ر

جناب نواب میر مراد علی خان صاحب گلبرگہ محل پور ساکٹ

گلدستۂ نتیجۂ سخن

اس نام کا ایک مہواری رسالہ مقام کلکتہ مین مطبوع ہونا شروع ہوا ہے - جسمین شعرائے نامی وگرامی کے غزلیات وقصاید وغیرہ چھاپا کرتی ہین غزلیات طرحی کے علاوہ - قوانین ڈاک - تار برقی ریلوے وقصہ ہای دلچسپ بھی مندرج ہوا کرتی ہین - ہر رسالہ مین شاہان ممالک یوروپ و راجگان ووالیان ہند کے تصویرین اور انکا تاریخی حال نیز تصاویر شعرا چھپا کرتی ہین - ہندوستان مین اک ایسے رسالہ کی ضرورت تھی جو اس رسالہ کی اشاعت سے پوری ہوی - خط خوب چھاپہ پاکیزہ تصاویر ولایتی ڈھنگ پر طبع ہوتی ہین - باوجود اس خوبی کے سستا بھی کتنا دو روپیہ بارہ آنہ سال قیمت مقرر ہی مصرعہ طرح - جو ماہ جون کے پرچہ کے لئے مقرر ہے وہ یہہ ہے -

ہم فقیر مست بھی رکھتے ہین شاہانہ مزاج -

اسکی غزل ۱۵ ر جون تک آجانا چاہیئے -

درخواستین بمقام کلکتہ بنام محمد وزیر صاحب تاجر عظیم آبادی مالک گلدستہ و حکیم عبد الصمد صاحب حافظ عبد الرحیم صاحب للعہ ۲ ر

جناب حکیم حاجی محمد دلاور خان صاحب امریر حمہ

جناب محبوب مسیح صاحب ساکن براندابن حمہ

جناب منشی شیخ رعایت حسین صاحب وکیل ساکن ہردوی عـــہ

جناب عبد اللہ صاحب بمعرفت محمد اسحاق ہردہ حمہ

جناب نجم الدین احمد صاحب ن ر منشی حمہ

ما بخبر گلدستہ مطبع اخبار دارالسلطنۃ آنا چاہئے۔

استفتا

کیا فرماتی ہین متبعان ملت عیسوی و مقلدان رسم پولوسوی اس مسئلہ مین کہ ایک شخص از قوم ہنود مدت العمر پاپ کرتا رہا آخر شترغیب پادری صاحبان دین آبائی کو چھوڑ کر عیسائی ہوگیا اور اصطباغ پایا یعنے غوطہ کھایا اب سوال یہہ ہے کہ آیا اوسکی کل گناہ آیندہ و گذشتہ معاف ہوی یا صرف گذشتہ اگر صرف گذشتہ گناہ معاف ہوی تو آیندہ کی کیا صورت کیونکہ بعد عیسائی ہونیکے ابتک زندہ ہی ممکن نہین کہ ابتک کوئی گناہ نہوا ہو یہہ بھی غیر ممکن ہے کہ ہر وقت جون جون گناہ کرتا ہی ویسا ہی ہر وقت غوطہ بھی کہاتا رہے اگر یہ ارشاد ہو کہ وہ بعد اصطباغ کے گناہ نہین کر سکتا تو یہہ بات بھی خلاف ہی کیونکہ اب وہ چاہتا ہے کہ مذہب محمدی مین شامل ہوکر نجات دارین حاصل کرون پس مسلمان ہونا عیسایون کی گناہ ہے یا نہین اگر گناہ ہے تو ہمارا مدعا ثابت ہوا کہ بعد اصطباغ کے بھی گناہ سرزد ہوتی ہین کیونکہ ہزارون عیسائی مسلمان ہوجاتی ہین اگر مسلمان ہونا گناہ نہین تو ویسا ارشاد فرماوین اسکا جواب آگے آتا ہے۔ اگر یون کہو کہ آیندہ کی گناہ بھی معاف ہوجاتی ہین تو ہم کہتے ہین کہ اگر عیسائی لوگ مسلمان ہوجاوین تو عیسایون کے نزدیک کچھہ گناہ نہین کیونکہ جب گناہ معاف ہوگیا تو پھر گناہ گناہ نہ رہا اب ایک

عرض میری بخدمت جمیع عیسایان یہہ ہے کہ جب ملت عیسوی مین مسلمان ہونا گناہ نہین اور ملت محمدی مین یہہ حکم ہے کہ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ یعنے جو کوئی سوا اسلام کے اور کوئی دین ڈہونڈہے تو اوس سے وہ قبول کیا جائیگا۔ پس تمام عیسایون کو لازم ہے کہ جلد اسلام مین داخل ہوکر آخرت کا بندوبست کرین تاکہ بالاستغنا نجات کے مستحق ہون وما علینا الا البلاغ فقط۔

کمر را نگہ جلد جواب استفتا ہذا کا بذریعہ نورافشان عنایت ہو ورنہ وہ شخص مسلمان ہوا چاہتا ہے خدا اوسکو جلدی راہ راست پر لائے آمین۔

بقیہ مستر مجوب ساکن برمنگھم کے سوالون کا جواب

تب خداوند نے مجھے کہا کہ اسکا نام مہرشالال حاش بز رکھہ کہ اس سے پیشتر کہ یہہ لڑکا ای میرے باپ اور ای میری ماں کہے دمشق کا مال اور سامرہ کی لوٹ کو اشور کے شاہ اسور کے حضور لیجائینگے۔ پھر خداوند نے مجھے فرمایا ازبسکہ ان لوگون نے شلوح کے نالے کو جو آہستہ بہتا ہے ناپسند کیا اور رضین اور رملیا کے بیٹے پر مائل ہوے سخت شدید سیلاب کو یعنے شاہ اسور کو بموجب اسکے سارے شوکت کے اوپر چڑہا لائیگا۔ اور وہ اپنے سارے نالون کے پار جریگا۔ اور اپنے سارے کناروں کے اوپر گذریگا۔ اور وہ یہودا کے درمیان بہے گا اور اس کے بازو چلے جاوینگے وہ گردن تک پہنچ جاویگی اور اسکے پرون کے پھیلاؤ سے تیری سرزمین کے سارے عرض ای عمانوایل بھر جاویگے

اور ای تم سب جو زمین کے دور اطراف مین ہو سنو
اپنے کمرین باندھو پر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائینگے
اپنے کمرین کسو پر تمہارے پرزے پرزے ہونگے تم منصوبہ
باندھو پر وہ باطل ہوگا حکم سناؤ پر وہ نہ ٹھہریگا کہ خدا
ہمارے ساتھ ہے (یہہ فقرہ ترجمہ عمانوایل کا ہے اکثر کا قاعدہ
ہے کہ بار بار عبارت مین ایک لفظ آنا قبیح معلوم دیتا ہے
اس لئے مترجم نے عانوایل کے جگہہ اسکا ترجمہ لکھہ مارا ہے
ایسے ایسے غلطیین گو ہزارون ہین پر ہمارے ہان نام
کے بدمقولہ خواہ سینکڑون دفعہ ہو نام ہی لکھینگے
نہ کہ نام کا ترجمہ فصاحت کے خاطر لکھہ مارینگے اور مطلب
کا خون کر مینگے)

الماجسکا ترجمہ مترجمان نے کنواری کا کر مارا ہی بالکل
غلط (امثال سلیمان ۳۰ باب ۱۹ ورس) اور اس
لفظ آلما کے معنے جوان عورت کے بھی ہین جب اسکی
تذکیر آلم ہوتے ہی - (اسامویل ۲ باب ۵۵ ورس
اور جس لفظ کے معنی کنواری کے ہین وہ بیطولہ ہے -
الما کے تذکیر الم داؤد کے نسبت کہا گیا ہے (اسموئل ۲
۵۵) یسیا کے بیٹے کی بھی پیدائش بھی احاز کے واسطے
ایک قسم کی پیشین گوئی بطور تسلی تھی کہ اس سے وہ سمجھ لین
کہ ۶۵ سال کے اندر ہی اندر وہ دو بادشاہ برباد
ہو جاوینگے لڑکا جب پیدا ہوتا ہے تو عام قاعدہ ہے
کہ ماکی دودھ کے سوا اور کسی چیز سے پرورش نہین
پاتا - برعکس اسکے یسیا کا لڑکا دہی اور شہد پر ماکی پیٹ
سے پیدا ہوتی ہی پرورش پاتا رہا اور لڑکے ۹ مہینہ
کے مدت کے بعد پیدا ہوتے ہین اور یہہ لڑکا فوراً تولد
ہوا (یسعیاہ ۸ باب ۳ ورس) یہہ دو بادشاہ
مذکورۂ بالا ٹھیک ۷۴۰ قبل از مسیح برباد ہو گئے
(۲ سلاطین ۱۵ باب ۲۹)

اب مسٹر محبوب مسیح صاحب اسکو الہام کہوگے کہ کنواری
کی پیٹ سے ایک لڑکا بموجب نبوت یسیا نبی پیدا
ہوگا تو اگر بنظر انصاف دیکھو تو انصاف کا خون ہوگا
کیونکہ آپ کہوگے کہ وہ یعنے شاگرد مسیح متی جو کچھہ
لکھتا تھا حسب ہدایت روح القدس تحریر کیا تھا تو
روح القدس (تیسرا خدا) جو کہا ہوگا -

سوم متی حواری اپنی انجیل مین یون قلمبند کرتا ہے
کہ نبی کی معرفت یون کہا ہے کہ ای بیت لحم یہودا
کی سرزمین تو یہودا کے سردارون سے ہرگز کمتر نہین
نہین ہے کیونکہ تجھہ مین سے ایک سردار نکلیگا جو
میرے قوم اسرائیل کی رعایت کریگا (متی ۲ باب
فقرہ ۵ و ۶) اس عبارت کا اشارہ میکاہ نبی کی
کتاب کے طرف ہے جو مسیح سے قریبًا ۷۱۰ برس اول
تحریر ہوی ہے (میکہ ۵-۲) ایہا الناظرین منصفی
نرہے کہ حضرت مسیح یکانیا کے پشت سے جو یہودا کے
نسل سے تھا (متی ۱ باب ۱۱) پیدا ہوے اس یکانیا
کا حال تو اسطرح پر ہے (یرمیا ۲۲ باب ۳۰) خداوند
فرماتا ہے اس آدمی کو بے اولاد لکھو - ایسا آدمی
اپنے دنون مین اقبال مندی اور فیروزمندی کا منہہ
نہین دیکھے گا کیونکہ اسکے اولاد سے بھی کوئی اقبال مند
نہوگا کہ کبھو داؤد کے تخت پر بیٹھے اور یہودا پر سلطنت
کرے - یہہ حال یکانیا کا یرمیا کے معرفت ۵۹۹

قبل از مسیح لکھا ہے مگر میکا والی عبارت (پیش خبری) جسے متی نے اقتباس کی ہے ۷۱۰ سات سو دس برس قبل از مسیح ہے ہر ایک جاہل آدمی بھی بہ آسانی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ میکہ کی پیشین گوئی یرمیا کی لعنت سے پہلے پوری ہو چکی ہوگی - اگر آپ یہہ شک بیان کرین کہ یرمیا کی پیشین گوئی جسمانی طور سے تھی اور میکہ کی پیش خبری روحانی طرح پر ہے تو یہہ مطلب بائبل کے عقیدہ کے بالکل برخلاف ہوگا کیونکہ جب یہودا اسکریوطی کے جسمانی حیثیت کہوئی گئی تھی (متی ۲۶ - ۲۴) تو ساتھہ ہی اسکی اسکے روحانی طاقت بھی چھین لی گئی تھی (اعمال الرسول اباب ۹ اورس) اور لوقا تحریر کرتا ہے کہ وہ بزرگ ہوگا اور خداوند خدا اُسے اسکے باپ داؤد کا (لوقا ۱ - ۳۲ ورس) تخت اُسے دیگا - اور وہ سر اسکے یعقوب کے گھرانے پر بادشاہت کریگا اور اسکی بادشاہت آخر نہوگی - یہہ عبارت لوقا کے زیادہ قابل اعتبار کسی طرح سے نہین ہوسکتی کیونکہ ایک نبی کی کلام حواری کی پر ترجیح رکھتی ہے اور دوسرے لوقا کوئی حواری نہ تھا - تیسرے وہ خود کہتا ہے کہ مین دریافت کرکے لکھتا ہون تو سچ ہے -

مصرعہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ -

چہارم (متی ۲ - ۱۵) خداوند نے نبی کی معرفت جو کہا تھا پورا ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا مگر جب اسرائیل لڑکا تھا مین نے اُسے عزیز رکھا اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا (یوسع ۱۱ - ۱ ورس) اصل مین یہہ اسرائیل کے ناشکری کی بابت ہے کہ خدا نے انہین مصر کے طرف نکالدیا اور انھون نے بت پرستی کی - اسرائیلیون کو خدا بیٹا کہہ کے پکارا کرتا تھا (خروج ۴ - ۲۲)

پنجم تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا ہے پورا ہوا کہ رامہ مین ایک رونے والیکی آواز ہے راحیل اپنے بچون کو روتے ہی نالا اور بڑے ماتم کی پر روتے اور تسلی نہین پاتے (متی ۲ - ۱۷) (یرمیا ۳۱ - ۱۵) اجی ذرہ سوچو تو یہہ تو لیاکے لڑکے تھی جو مسیح کے پیدائش کے وقت قتل ہوے تھے حالانکہ راحیل کے آواز اول سنگئی تھی (پیدائش ۳۵ - ۱۹)

ششم - وہ جو یسون نے کہا تھا پورا ہوا وہ ناصری کہلائیگا (متی ۲ - ۲۳) ناصرہ شہر کا ذکر واذکار کسی نبی کے معرفت کسی صحیفہ مین کسی جگہہ کسی وقت نہین کیا گیا چہ جائے کہ نبی ناصری کہلائے ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؟

ہفتم یہودا اسکریوطی بھی بارہ شاگردون مین سے ایک تھا جنہین برکت ملی - (متی ۱۰ - ۴) اور اسکا اعتبار سب شاگردون سے زیادہ تھا (متی ۱۹ - ۲۸) مگر غضب ہے کہ پھر آپ اسکی نسبت یہہ تحریر کرنا کہ اسکا پیدا ہونا نہونا برابر ہے - (متی ۲۶ باب ۲۴)

ہشتم تاکہ سب راستبازون کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آوے ہابل راستباز کے خون سے برخیاہ کے بیٹے ذکریا تک (متی ۲۳ باب ۳۵) حالانکہ دوم تواریخ کے (۲۴ باب کے ۲۰ و ۲۱) پر نے

سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکریا بن یہی ہیکل
مین قتل ہوا- (اسی الہام کو رد کرتا ہے یا اور کچھ)
منہم تب ان نے صلاح کرکے اُن روپیون سے کمہار کا
کھیت خریدا تاکہ پردیسیون کو دہان گاڑا کرین اس
سبب سے آج تک وہ کھیت خون کا کھیت کہلاتا ہے تب
وہ جو یرمیاہ نبی کے معرفت مذکور ہوا تھا پورا ہوا کہ انھون
نے وہ تیس روپئے لئے اسکی ٹھہرائے ہوی قیمت بنی
اسرائیل مین سے بعضون نے ٹھہرائے- متی ۲۷-
۷ سے ۹) یرمیا نبی کی کتاب کے پڑنے خود جانتے ہین
کہ یہہ یرمیا نبی کی کسی باب کے کسی ایک آیت مین نہین ہے
ہان اگر ہے تو ذکریا (۱۱ باب ۱۲) مین ہے لیکن اس قیمت
کو خدا نے بہت اچھی قیمت کہکے پکارا ہے- نہ یہی
بلکہ مقبول قیمت سے کہا ہے- اور پطرس اسکو بڑی
قیمت کہتا ہے (اعمال الرسول ۱ باب ۱۸) اگر ذکریا
نے اسکی نسبت پیش خبری کی تھی تو متی اور پطرس کا
قول اسکے متناقض کیون ٹھہرتی کا الہام تو ثابت
ہو لیا اب ہر ایک دیگر حواری کا الہام بھی آپ دیکھینگے-
باقی آیندہ- آپکا نیاز مند

میر کرامت اللہ از چرچ مشن سکول امرتسر

جواب نور افشان نمبر ۱ جلد ۱ صفحہ ۷

قولہ جو جو تکلیفین اور آفتین اہل بیت پر آئین الخ
جو جو تکلیفین اور ذلت و خواری مشنریون کی خدا
اور بزرگون پر آئین قابل دید ہین- تب پلاطوس نے یسوع
کو پکڑ کے کوڑے مارے یوحنا ۱۹- ۱- اور سپاہیون
نے کانٹون کا تاج بنکے اوسکے سر پر رکھا اور اسی طرح اُنے

پوشاک پہناکے کہا ۲- ای یہودیون کے بادشاہ
سلام اور انھون نے اُسے طمانچے مارے ۳- اور وے
اسکی سر پر برکت سے مارتے تھے اور اسپر تھوکتے
تھے مرقس ۱۵- ۱۹- اور پت ملا ہوا سرکہ اوسے پینے
کو دیا ۲۷- ۳۴ یسوع نے بڑے شور سے چلا کر کہا ایلی
ایلی لما سبقتانی متی ۲۷- ۴۶- اور یسوع پھر بڑے
شور سے چلا کر جان دی متی ۲۷- ۵۰- اور یوحنا
کے بھائی یعقوب کو تلوار سے مارڈالا اعمال ۱۲- ۱-
اور پطرس کے قید ۴- پولوس و سیلاس کو بہت مار
کے قیدخانہ مین ڈالا اور انکی پانون کاٹ مین تھوکس
دئے اعمال ۱۶- ۲۳ و ۲۴ مین نے یہودیون سے پانچ بار
ایک کم چالیس کوڑے کھاے ۲ قرنتیون ۱۱- ۲۴-
تین بار چھڑیون سے مار کھاے ایک دفعہ پتھراؤ کیا گیا
۲۵- اب ان واقعات کو صاحب نور افشان اہلبیت
کی دلاوری و مردانگی و ذلت خاصکر اپنے فرضی خدا سے
مقابلہ کرین رشد غلامی کہ آب جو آرد- اب جو
آمد و غلام ببرد + میرا یہہ مطلب نہین ہے کہ بیان
مسیح مذکور مندرجہ اناجیل صحیح ہے بلکہ یہہ ہے کہ
کسی عاقل دشمن نے جناب مسیح کے ذلت و خواری
از روے فریب مشنریونکی عقیدہ خراب کرنے کے
لئے لکھدیا ہے یہہ حضرات تو لکیر کے فقیر ہین بغیر
سوچے سمجھے درست و صحیح سمجھ گئے- سمجھنے کی جگہہ ہے
غور کا مقام ہے کہ وہ خالق دو جہان اپنی عزت و
بزرگی و بے عیبی و قدوسی کو چھوڑ کر نو مہینے اپنے
مخلوق کے پیٹ مین رہکر لباس قدوسی کو اوتار

پہنکے اور اپنے ہی مخلوق کا بیٹا بن بیٹے اسکو کون
عاقل تسلیم کریگا اور اپنے مخلوق کے خوف سے جنگل و
پہاڑ گھر گھر و در بدر مارا مارا پھرے اور پھر خود
گرفتار ہوکر کوڑے اور طمانچے کھاوے اور کانٹون
کا تاج سر پر اور مو نہہ پر تھوک داوے نعوذ باللہ
من ہذاہ الخرافات آخرکار پھانسی دیکر جھگڑا تمام
کردیا - اخبار نور افشان نمبر ۱۱ جلد ۱۰ صفحہ ۳ ۸

قولہ سوائے ازین قرآن مین صاف صاف لکہا ہی کہ حضرت
محمد صاحب لکہنا پڑہنا بخوبی جانتے تھے الخ سلم
پادری صاحب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کا جمیع علوم حق لکہانے پڑہانے والا خدا واحد ہی اور
یہہ ہی میرا دعوی ہے اور اوس خدای واحد نے بوسیلہ
وحی ایسا قانون مکمل معرفت پیغمبر امی عربی کے جاری
فرمایا کہ جسکو عرصہ ۱۳ سو برس کا گذرتا ایندم ہر
طرح کی آفت سے محفوظ ہی دیکہو کتاب الہی اسکو کہا
جاتا ہے نہ ایسی کتاب کو جسمین لاکہون غلطیان شمار
ہو جائین نہ ایسی کتاب جسکے سنہ تالیف تک نہ معلوم
ہو نہ ایسے لٹریچر بک کو جسمین ادہر ادہر کے خطوط ملا لئے
جائین نہ ایسی کتاب جسکا ایک حصہ گم ہو جاوے اور پھر پتہ
نہ لگے نہ ایسی کتاب کہ نام تیرا اور گانون میرے لکہی
کوئی اور نام کسی کا نہ ایسی کتاب جسکو بعد مدت مدید کے
علما جمع ہوکر اپنی خواہش کے موافق لکہین اور حاشیہ
اور متن کے عبارت مین گھال میل کردین نہ ایسی کتاب
جسمین سہو کاتب بیشمار بھرے ہون نہ ایسی کتاب جسکو
کونسل کے ممبر الہامی بنا دین افسوس اونکی عقل عجیب

اشتہار امیر الاخبار

یہہ اخبار صداقت شعار ہر مہینے مین آٹھ مرتبہ کابر خفا
سے منصہ شہود پر جلوہ آرا ہوکر جدت مضامین مفید
عام اور اخبار تازہ باعث نیل مرام کا آوازہ دیتا ہے کسیکی
خوشامد کسیکی مذمت سے کام نہین سوائے راستی کے کذب کا
کہین نام نہین اخبارات معتبر انگریزی کے ترجمے مع عکیلگرام
اور نامہ نگارون کی عمدہ تحریرین اور دلچسپ مضامین اور
شعرای نامی وگرامی کے کلام چیدہ و سنجیدہ مع اشتہارات
اجرتی ہر قسم کے حتی الوسع درج ہوا کرتے ہین تہذیب زبان
سلاست بیان حسن خط خوبی کاغذ ہمیشہ ملحوظ رہتی ہے اگر
وہ حضرات جنکی خدمات بابرکات مین یہہ پرچہ بھیجا جائیگا
قدردانی اور فیضرسانی فرماکر عزت اور فروغ بڑہائین
تو کیا تعجب بلکہ موعود ہے کہ اسی ضخامت پر آٹھ مرتبہ سے
نوبت بروزانہ پہنچے -

شرح قیمت

والیان ملک گورنمنٹ نظم امتیاز	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
روساء و امرا	۱۲	۶	۳
عام شایقین	۱۰	۵	۲

حساب مابعد ندارد محصول ذمہ خریدار ہے -

المشتہر غلام حضرت عفی عنہ

کلکتہ روبیا گلی مکان نمبر ۱۶ -

سند مولوی محمد عبد السبحان ناصر الاسلام سید الواعظین طبقہ اول

۳

نقل سند عطیہ دار الامامت

ہر چند کہ جناب مولوی محمد عبد السبحان صاحب کو سند وعظ و دعوت عام دار الامامت سے عطا ہوی - عرصہ ہوا کہ - اور مولوی صاحب خاص شہر دہلی و انبالہ وغیرہ مین وعظ فرماتے رہے سبحان اللہ خوش تقریری مین افصح الواعظین ہین اور وعظ مین یہہ تاثیر ہی کہ تاثیر قلوب کے لئی یہہ وعظ اکسیر ہے چونکہ آپکی وعظ مین حاضر ہوتے ہین ہندو مسلمان سب روتے ہین اور سات آدمی یہہ بیدین انکا وعظ سنکر مشرف باسلام بھی ہوے - اور تین چار مناظرہ تقریری و تحریری مین آپ غالب اور مخالف مغلوب و شرمندہ رہے - لہذا ہم سند سند ذیل کرتے ہین - کہ یہہ وہی مولوی صاحب ہین کہ جنکا نام نامی محمد سبحان بخش طالب مشہور تھا اور ناظرین اخبارات اسی نام سے واقف ہین کہ اکثر مضامین دنیا ش معلی و رسایل وغیرہ اسی نام سے مشہور ہین مگر جب سے آپنے وعظ کی طرف توجہ فرمائی حضرات ائمہ صاحب نے آپکا نام بدل دیا کہ بخش کے عوض عبد قایم کیا یعنے بجاے محمد سبحان بخش کے محمد عبد السبحان رکھا پس اب جو صاحب آپکے خط و کتابت کرین تو نام محمد عبد السبحان طالب لکھ مقیم انبالہ شہر تحریر فرماین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اکرم الانسان وحلاہ بحلیۃ النطق والبیان وجعل اللسان ترجمان الجنان والصلوۃ والسلام علی من جعل من العضاحۃ والبلاغۃ علی مکان وعلی آلہ واصحابہ اولی البیان والتبیان درین زمانہ کہ بنظر رفع شور و شر و اشاعت علم و ہنر بفحوای ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اظہار فضایل اسلام بر ذمہ ہر فرد بشر اگر سلطان بحر و بر است یا گدای دریوزہ گر خصوصًا در تردید اعتراضات یہود و نصاری بحکم محکم قل یا اہل الکتاب بستم علی شئی حتی تقیموا التوریۃ والانجیل الخ از جمیع فرایض دینیہ چہ از روزہ و نماز و چہ از حج و زکوۃ مقدم تر ست لہذا حامی دین متین سرگرم خادم حضرت سید المرسلین مولوی محمد عبد السبحان ابن شیخ محمد عبد الکریم را بشرطیکہ تحمل از دحام عوام و تواضع در ہر محل و مقام و نرمی صداقت در بحث و کلام عادت دارند ملقب بلقب ناصر الاسلام سید الواعظین طبقہ اول و اجازت وعظ در نصاری دادہ شد لازم کہ سرعام زبان بپندد و وعظ بکشایند حتی الوسع عوام را از ہنگامہ و فساد باز دارند و جواب کتب مخالفین اسلام بر نگارند و از ہر فرقہ و قوم کسیکہ بجانب اسلام گراید تلقینش سازند و بخویشتنش انباز زند کہ منتہای رضای الٰہی و سرور حضرت رسالت پناہی در ترقی دین اسلام است و بغیر این کوشش توقع رحمت و شفاعت خیال خام است

قناعت خو توکل پیشہ باشند و غنی دل در ہمین اندیشہ باشند ؛ اللہم انصر من نصر دین محمد وجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد ولا تجعلنا منہم فقط -

تحریر تاریخ ہفتم رجب سنہ ۱۲ھ

کلکتہ

گلستان کند آتشے بر خلیل
گروہے بآتش بردز آب نیل

نیم تلہ کے کاٹ گولہ یعنے لکڑی کے گودامون مین پرسون شام کیوقت ایسی آگ لگی کہ آجتک باوجود مدد سرکاری اچھی طرح نہین بجھی بلکہ قرب وجوار کے آدمی اور مکان و دکانین ہنوز ماؤف ہین وجہ اسکی یہہ سنی گئی کہ ایک اذریہ یعنے ملک اور تریسہ کا رہنے والا قوم کا کمینہ اپنے جھوپڑے مین مچھلی پکاتا تھا تیل نے آگ لے لی اس عقل کے دشمن نے پانی کا چھینٹا دیا حتی کہ وہ زیادہ تر مشتعل ہوی اور مکان مین لگ گئی اوس سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا اسی طرح قریب دو سو مکان اور دوکانون کے جلکر خاکستر ہوگئین۔ مگر اللہ رے انتظام سرکار کہ فورًا مدد پہنچی سنا گیا بلکہ خود معاینہ مین آیا کہ پندرہ بیس دمکل تین روز تک یکساں متواتر آپ پاشی کرتے رہے بیچارے لکڑی بیچنے والون اور غلہ فروشون کا بعض کہتے ہین ستر لاکھ روپئے کا بعض کا قول ہے اسی لاکھ بعض کی زبانی معلوم ہوا سات آٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا خدا کی قدرت کہ ان سب مکانون اور دوکانون کے درمیان مین ایک مسجد جناب مولوی عبدالرؤف صاحب وحید کے بزرگون کی بنائی ہوی ہے ہر چار طرف آگ نے اپنا کام کیا گویا قہر الہی اور غضب خدا کا نمونہ نظر آگیا مگر اسکے بنا نیوالون اور اہتمام کرنے والون کی نیک نیتی کیوجہ سے ذرا بھی آنچ نہ پہنچی اور جسنے اوسکو اپنی پناہ قرار دیا محفوظ رہا عقب مین مسجد مذکور کے ایک مندر ہندوؤن کا تھا وہ بھی باوجود ہندون کے کوشش کرنیکے موجب آفت سے خالی نرہا۔

امیر الاخبار مجھکو آگ سے کیونکر آسیب پہنچتا۔ بھلا کوئی اپنے گھر کو بھی جلاتا ہے۔ فقط۔

بقیہ جواب مسٹر محبوب مسیح صاحب بندرابنی
یا یوحنا کا الہام

جناب من آپنے بخوبی مطالعہ کر لیا ہوگا جو مین نے پہلے متی حواری اور اسکی کتاب کے بارہ مین تحریر کیا تھا اب تھوڑا سا حال یوحنا رسول اور اسکے الہام اور کتاب کا قلمبند کیا جاتا ہے۔ یوحنا اصطبلغ دینے والے نے اپنے آپ کو الیاس کے بننے سے انکار کر کے جنگل کے آواز کہا ہے۔ (یوحنا ۱-۲۱) اور حالانکہ متی حواری حضرت مسیح کے زبانی نقل کر رہا ہے کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے الیاس تھا۔ (متی ۱۱ باب ۱۴ و ۱۷ باب ۱۲) اب کس بات کو مانا جاوے اگر یوحنا کے الہام پر یقین کرین تو متی اور مسیح دونو جھوٹے ہونگے مگر بارہ بہر بانی اس مسئلہ کے ثبوت مین لوقا کے کسی ایک آیت کو خصوصًا (لوقا ۱-۱۷) کو بالکل پیش نہ کرنا بلکہ اسکو ہاتھ تک نہ لگائین کیونکہ میرے عقیدہ مین اور آپکے اعتقاد مین بھی لوقا الہامی ہیلین (لوقا ۱- ابتدائے آیات) (اعمال پہلا باب کا خر دم) اور اس مطلب سے مین نے لوقا کے حال سے درگذر کر کے اور مرقس کے لڑکے کو نہ چھیڑ کے یوحنا کی الہام کا تذکرہ کرنا آغاز کیا۔ اگر انکے باب مین مین قلم اٹھاتا تو یوحنا کا قول کہ دنیا بھر مین کوئی جگہہ نرہتی صادق آتا۔ مگر یہود کا استفسار کرنا صرف (ملاکی ۴-۵) پیشین گوئی کے موافق تھا

اگر یوحنا بپتسمہ دینے والا اس پیشین گوئی سے مراد ہے
تو ضرور تھا کہ وہ الیاس کہلاتا-
اسی چوتھی انجیل کے مصنف نے لکھا ہے کہ مسیح کہتا ہی
کہ میرے سوا کوئی بشر آسمان پر نہین گیا (یوحنا ۳-
۱۳) مگر عہد عتیق مین لکھا ہے کہ حنوق اور الیاس آسمان
پر گئے (پیدایش ۵-۲۴) و ۲ سلاطین ۲-۱۱)
پھر بھی صاحب رقمطراز ہین کہ یہودا اسکریوطی کے بگڑ جانے
کی خبر حضرت داؤد نے پہلے سے دی رکھی ہے (۱۴ زبور
۹) مگر جب ذرہ غور سے دیکھتے ہین تو وہان اور ہی
رنگ نکلتا ہے آپ مسیحی بھائی جنکی مذہب کی یہہ کتاب ہے
بخوبی جانتے ہون گے کہ اس سارے باب مین حضرت
داؤد کے انکے وزیر کے انکے برخلاف گناہ کے باعث بگڑ
جانیکی شکایت تحریر ہے (۲ سموئیل ۱۵-۱۲) اگر اس
ایک چھوٹے سے فقرہ کو بطور پیش خبری کہوگے کہ یہہ
پیشین گوئی یہودا اسکریوطی کے حق مین ہے تو چار
دیر ہوکے کہونگا کہ سارے کا سارا زبور مسیح اور یہودا
پر کس مطلب سے ہنین لگاتے کیونکہ داؤد سے تو زنا کی
باعث اسکا وزیر مقابلہ ہو بیٹھا تھا اور اسباب مین گنا ہون
کا اقرار کر رہا ہے (زبور ۱۴-۴) پھر مسیح کے کپڑون پر
قرعہ ڈالنے کا حال اسطرح پر ہے کہ یہہ پہلے سے اشارہ
ہو لیا ہے (یوحنا ۱۹-۲۴) مگر زبور مین تو یہہ مقصد
ہی نہین (زبور ۲۲-۲۸) بلکہ حضرت داؤد فروتنی
اور انکسار کرتے کرتے اپنے آپ کو خدا کا کیڑا کہتا ہے
(زبور ۲۲-۶) پھر سرکے باب مین بھی داؤد کی ایک
پیش خبری جاتے ہین (زبور ۶۹-۲۱) مگر جب ذرہ
غور سے دیکھیں تو یہہ عبارت داؤد کے دشمنون کے
حق مین ہے پھر یوحنا مسیح کے تانگین نہ توڑنے کے باب
مین ایک اور من گھڑت پیش خبری کا پورا ہو جانا
ثبوت کرتا ہے (یوحنا ۱۹-۳۶) مگر جس نوشتہ کی
طرف یہہ اشارہ ہے وہ تو اور ہی کچھہ بتلاتا ہے (خروج
۱۲-۴۶) مگر خروج مین تو عید فصح کے دن برے کی
تانگین توڑنے جانیکا حال مذکور ہے- اگر یہہ نوشتہ
مسیح کے باب مین ہوتا تو لازم تھا کہ جب حضرت عیسیٰ
آئے تھے تو اس عمل کی تعمیل سے مانع ہونے کیونکہ
آب آمد تیمم برخواست یا جب اصل آگئی تو نقل کی کیا
حاجت سب پر ظاہر ہے- عید فصح کا پورا پورا مطلب
جو ہے خداوند خدا نے اسی کتاب مین مفصل بیان کیا
ہے (خروج ۱۲ باب ۱۴) اب ہم ای ہنر پرور سائل
صاحب یوحنا کے حال سے صرف آخر مین اسکے الہام کے
بیان مین یوحنا حواری کی آخری آیت کو نقل کرتے
ہین جس سے آپ بخوبی اور بہ آسانی جان لینگے کہ
یوحنا کو الہامی کا خطاب دینا اور آنکے ہر ایک ادنیٰ و
اعلیٰ بات کو رد کرنا بہت آسان ہے وہ لکھتا ہے کہ
اور اور بھی بہت سے کام ہین جو مسیح نے کئے اور اور
دکھلائے مین گمان کرتا ہون کہ اگر لکھے جانے تو دنیا
بھر مین کہین نہ سما سکتین" ہر ایک بشر کہہ سکتا ہے
کہ یہہ کوئی الہامی بات نہین ہے صرف شاعرانہ مبالغہ ہی
جیسے نظامی رحمہ نے لکھا ہی ؎ ز سم ستوران در آن
پہن دشت ز زمین شش شدہ آسمان گشت ہشت
اگر اسکو الہام کہین تو کوئی نہین کہہ سکتا کہ روح القدس

یا خدا گمان کرے یہہ صرف آپکا گمان ہی لوقا مرقس متی
اور یوحنا الہامی ہین یہہ تو جان گئے اب اور دنکا حال سنو
یوحنا اور متی کا الہام سن چکے اب استفنس حواری (جسکا
ذکر صرف کہ ہتوزا ہے) کا ذکر سنئے استفنس کا بیان ہے کہ
بنی اسرائیل جو مصر مین آئے ۷۵ متنفس تھے اگر
یوسف اور اسکے دو بیٹے جو مصر مین پیدا ہوے تھے
(اعمال ۷-۱۴) بموجب فرمودہ استفنس ۸ ۷
ہوتے ہین حالانکہ (پیدایش ۴۶-۲۷ و خروج
۱-۵ و استثنا ۲۲) لکھا ہے کہ تمام آدمی مع یوسف
کے بیٹے جو مصر مین آئے ۷۰ ستر تھے -
پھر آپ فرماتے ہین کہ حضرت یعقوب (اعمال ۷-۱۶)
اوس قبرستان مین دفن کئے گئے تھے جو سکم کے باپ حمور
کے بیٹے سے حضرت ابراہیم نے مول لیا تھا حالانکہ
(پیدایش ۳۳-۱۹) بنی کی معرفت لکھا ہے اور یعقوب
سلیم کو آیا ایک شہر شی چسم مین جو کنعان کے ملک مین
ہے جبکہ وہ پدان ارن سے آیا اور شہر کے مقابلہ
خیمہ لگایا - اور اسنے ایک میدان کا ٹکڑا جہان
اسنے اپنا خیمہ لگایا تھا سکم کے باپ حمور کے اولاد سے سو روپیہ
سے خریدا - اس سے ظاہر ہے کہ یہہ میدان یعقوب نے
خریدا نہ ابراہیم نے مول لیا تھا اور نیز حضرت یعقوب
اس میدان مین دفن نہین ہوئے (پیدایش ۴۹ -
آخری آیات) بلکہ اوس میدان مین جو حضرت ابراہیم
نے خریدا تھا (استثنا ۳۲-۱۶) ای سائل صاحب
اس چھوٹے سے حال یہہ غلطیان - دراصل بات لکھنے مین
حواری نہ کچھ آگے دیکھتے ہین اور نہ پیچھے اور بے سوچے
سمجھے پیش خبری من کہرت پورے ہونیکا اقرار کرتے ہین
مگر اصل مین غلط -
باقی آیندہ - میر کرامت اللہ از چرچ مشن سکول امرتسر

تصحیح خبر

ہمنے اپنے ایک مضمون مین جو چند روز ہوے منشور محمدی مین
طبع ہوا تھا حضرت مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب کرانوی
مصنف کتاب ازالۃ الاوہام درد نصاریٰ کے نام مبارک کے
ساتھ لفظ (لفظ انار اللہ مرقدہ) اس لئے لکھدیا تھا کہ ہمکو
ایک عرب کی زبانی جو مولوی محمد حسن صاحب امروہی اول مدرس
گورنمنٹ کالج اجمیر کے مہمان ہوے تھے مولوی صاحب کے انتقال
کی خبر معلوم ہوی تھی لیکن بعدہ اکثر حجاج و دیگر بزرگون
خصوصًا جناب منشی رضی الاسلام صاحب دپٹی پوسٹ ماسٹر
کنچپورہ ضلع کرنال کے عنایت نامہ سے جو مولانا رحمۃ اللہ صاحب
ممدوح کے نہایت قریبی رشتہ دار ہین معلوم ہوا کہ مولانا
ممدوح فضل الٰہی سے تاہنوز زندہ و صحیح و سالم موجود ہین
مولانا رحمت اللہ صاحب ساکن کرانا وہی بزرگ ہین جنہون
نے ۱۸۵۵ع مین بمقام آگرہ پادری فنڈر کو تحریف و
تنبیخ بیبل کے مقابلہ مین چین ہلا دیے تھی اور جلسہ عام مین
فنڈر و ڈاکٹر فرنچ وغیرہ نے کئی لاکھ بیبل کی غلطیون کا
اقرار کیا تھا ہندوستان مین اول پادریون سے مناظرہ جتنے
والے مولوی رحمت اللہ صاحب ہین غدر ۱۸۵۷ مین یہہ
بزرگ معہ ڈاکٹر وزیر خان کعبۃ اللہ کو ہجرت کر گئے اوسی زمانہ
سے مدرسہ سلطانی کے مدرس کعبہ شریف مین ہین خدا مولوی
صاحب کو عمر نوح عطا فرمائے -
راقم محمد مراد علی بیمار از اجمیر -

بقیہ جواب مشر محبوب مسیح صاحب بند رابنی
یعنے پطرس حواری کا الہام

مستی یوحنا استفنس کے حال سے قلمبند کرکے پطرس یا شمعون حواری کے الہام کا تذکرہ عرض ہے مگر بچشم انصاف دیکھنا۔ دیکھنا کہین انصاف کا نام بدنام نہو۔

اول مین اِن صاحب نے بھی یہودا اسکریوطی کا بیان تحریر کرکے (اعمال ۱-۲۰) ایک بے سند بات من گھڑت پیش خبری بے سوچے سمجھے درج کی ہے (زبور ۱۰۹-۸ درس) بیان اور کا ہی مقصد ہے البتہ ناظرین کو تکلیف دون ہون کہ سارا زبور سرسے دیکھین اور سمجھین کہ یہہ داؤد کا اپنے دشمنون کے طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ کہین نہین لکھا کہ یہودا اسکریوطی نے بیاہ کیا کہین مذکور نہین کہ اُس کے بچہ نشیم ہوئے وغیرہ وغیرہ پھر بھی صاحب فرماتے ہین کہ جب روح القدس بھانت بھانت کے بولیان بولنے لگی اور مخلوق جمع ہوگئے تو پطرس نے اپنے منادی مین کہا" اس لئے کہ داؤد اُسکے حق مین کہتا ہی کہ مین نے خداوند پر جو سدا میرے سامنے ہی نگاہ نظر کی کہ وہ میری دہنے طرف ہے تاکہ مین نہ ہلون۔ (اعمال الرسول ۲-۲۵) مگر یہان داؤد (۱۶ زبور ۸ درس) کا مطلب ہی نرالا ہی اور یہہ فرق آسمان اور زمین کا سا ہے کیونکہ داؤد یہان قبر کے باب مین خدا سے عرض کر رہا ہی کہ تو میرے روح کو دوزخ مین نہ ڈالیگا (۱۶ زبور ۱۰) خداوند نے میرے خدا سے کہا بیبل کا عام محاورہ خدا کے واسطہ ہے (کتاب یونس ۲-آخری آیات) پھر صاحب موصوف رقم فرماتے ہین کیونکہ داؤد آسمان پر نہ گیا لیکن وہ خود کہتا ہی کہ خدا نے میرے خداوند سے کہا کہ میرے دہنے طرف بیٹھ جب تک کہ مین تیرے دشمنون کو تیرے پانون کے چوکے نہ کرون (اعمال ۲-۳۴) مگر یہہ زبور اگرچہ حضرت داؤد پر (۱۱۰ زبور - اورس) نازل ہوا تھا تو بھی یہہ زبور حضرت داؤد کے ہی حق مین ہی جیسا کہ داؤد خود (۸۹ زبور) زبور مین دشمنون کے منہہ سے کہلانا چاہتا ہے چنانچہ اِن نے خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کا تذکرہ کئے جگہ کیا ہے خدا ہمیشہ میرے سامنے ہے کیونکہ وہ میرے دہنے ہاتھ ہے (۱۶ زبور ۸) اور ایسا ہی (۱۵ زبور-۵) جو شخص ان باتون کو (۱۱۰ زبور کل) سے مطالعہ کریگا امید ہے کہ دیکھنے کے ساتھ خود معلوم کر جائیگا کہ درحقیقت (۱۱۰ زبور) داؤد کے حق مین ساریکا سارا پورا ہو لیا اب اسکا کچھ ذرہ باقی نہین جو کسی اور نبی پر لگایا جائے پر اگر ہٹ دہرمی اور تعصب کو بالای طاق رکھکے غور کرو تو جانوگے کہ حضرت سلیمان بھی میری بات کی اپنی کتاب مین تصدیق کرتے ہین۔ (۱ سلاطین ۵-۳) بھلا اور باتین تو ایکطرف رکھ اگر حضرت مسیح کا کلام دیکھین تو پطرس کا حال خراب ہوگا چنانچہ وہ پہلے تو آسی آسمان کی کیخان عنایت کرتے ہین اور پھر ملقب بہ بے ایمان اور شیطان کرتے ہین۔ اب بیان ہے پال کے الہام کا پال یا پولوس کا کیا کہنا ہے یہہ تو کھلے بندون منادی کے ذریعہ خطوط کے سیلہ اقرار کر رہے ہین کہ جو کچھ مین تم کو فرماتا ہون نہ بہ ہدایت روح القدس (۱ تمطاؤس ۵-۲۳) و (۲ تمطاؤس ۳ و ۱۲ و ۲۵) بلکہ اپنی طرف سے اور اسی خط مین حضرت نے بہت ہی پرانے عہد نامہ کے باتین ایسے لکھی ہین کہ اگر ایک ایک کرکے لکھنے لگون ایک عمر نوح جواب کے ختم ہونیکو جاہتی ہے آیندہ

مطبع بحر الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔